قرآن مجید میں تشبیہات کا اسلوب اور بلاغی مقاصد

ڈاکٹر عبدالغفار
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، نارووال کیمپس
تنویر قاسم
اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، نارووال کیمپس

A STUDY OF QURA'NIC SIMILIES' STYLE

Abdul Ghaffar,PhD
Assistant Professor of Islamic Studies
U.E.T., Narowal Campus

Tanveer Qasim
Assistant Professor of Islamic Studies
U.E.T., Narowal Campus

Abstract

The holy Quran is the last divine universal and comprehensive book of guidance. It is also the biggest miracle of the holy Prophet (PBUH). The miracles of the Quran are many. The most prominent among them is its literary rhetorical and stylistic uniqueness. This study highlights such type of sentences with help of similes in which there is great guidance for human beings. Allah Almighty in the holy Quran has presented beliefs, worships and the division of social matters in such a beautiful way that the similes and beauty of expressions become ever more evident.

Keywords:

قرآن، تشبیہات، علامہ زمخشری، مولانا امین احسن اصلاحی، تسہیل البلاغۃ، تدبر قرآن، الاتقان فی علوم القرآن، اسرار البلاغۃ

قرآن مجید لاتعداد ادبی فنی، سائنسی وتخلیقی علوم کا خزانہ ہے۔تشبیہ وتمثیل کی باریکیاں، مجاز وکنایہ اوراستعارات کا استعمال مجمل ومفصل کی بلاغت، دلکش طرز بیان اورقوی استدلال ایسے امتیازات ہیں جن کا مقابلہ دنیا کا کوئی ادب نہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى أَنْ يَّأْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا﴾ (۱)

ترجمہ: کہہ دو کہ اگر انسان اورجن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں اگر چہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

قرآن مجید کے ادبی علوم میں سے ایک اہم علم "تشبیہات قرآنیہ" ہے۔قرآن مجید نے عقائد وعبادات اورمعاشرتی معاملات کی تفہیم کے لیے تشبیہات کو بڑے خوب صورت انداز میں استعمال کیا ہے کہ قرآن مجید کی فصاحت، بلاغت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔

فصاحت

"الفصاحة في اللغة تنبي عن البيان والظهور يقال أفصح الصبية في منطقه إذا بان وظهر كلامه" (۲)

ترجمہ: لغت میں فصاحت خبر دیتی ہے بیان کی اور ظاہر کی، کہا جاتا ہے بچہ فصیح ہوگیا اپنے بولنے میں جب بچے کا کلام مبین ہو اور ظاہر ہو۔

عربی زبان میں فصاحت بات کے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔فصیح اس کلام کو کہتے ہیں جس کلام میں تغرت والے حروف نہ ہوں اوراجنبی نہ ہوں اورجس کلام میں قاعدے کی مخالفت نہ ہو اور بلیغ کلام وہ ہے جو کلام مقتضی حال کے مطابق ہو اور فصاحت پر مبنی ہو۔مقتضائے حال سے مراد یہ ہے کہ کلام ایسا کیا جائے جو مخاطب بآسانی سمجھ سکے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی بات بیان کی:

﴿وَ أَخِيْ هَارُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا﴾ (۳)

ترجمہ: اور ہارون (جو) میرا بھائی (ہے) اس کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے۔

بلاغت

بلاغت لغت میں ملنا اور پہنچنا ہے، کہا جاتا ہے فلاں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

فبلاغة الكلام مطابقته لمقتضى الحال مع فصاحته (۴)

قرآن مجید جوامع الکلم، امثلہ واستعارات، تشبیہات کا ایسا بے مثال نمونہ پیش کرتا ہے کہ دنیا کی کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

تشبیہات قرآنیہ نہ صرف قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن مجید میں مذکور تشبیہات کو مختلف مسائل کے حوالے سے اس قدر خوب صوت انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے سامنے معاملات کی پوری تصویر کھنچ جاتی ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ تشبیہات کے استعمال کا مقصد ہی یہی ہے کہ حسن وبلاغت کے ساتھ مسائل کا پوری طرح سے احاطہ کیا جا سکے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے معجزہ قرار دیا ہے اور احکام وواقعات کو تمثیل، تشبیہ واستعارہ کے خوب صورت پیرایہ میں بیان فرمایا ہے: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ (۵) یعنی تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں۔

﴿وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ﴾ (۶)

ترجمہ: ہم نے ان پر خیر وبرکت سے خالی آندھی بھیجی۔

بیویوں کو کھیتی سے تشبیہ دی گئی ہے قوم عاد پر عذاب کی صورت میں بھیجی جانے والی ہوا کو بانجھ عورت سے تشبیہ دی ہے۔یہ ایسی تشبیہات ہیں جس سے صورت حال اپنی تمام جزئیات کے ساتھ واضح ہو جاتی ہے۔

علم بیان کی رو سے تشبیہ کا اصطلاحی مفہوم

کلمات تشبیہ میں سے کسی کے ذریعہ سے دو یا دو سے زائد چیزوں کی ایک یا ایک سے زائد چیزوں کی ایک یا ایک سے زائد وصف میں شرکت کو بیان کرنا خواہ کلمات تشبیہ مذکور ہوں یا نہ ہوں، لیکن ملحوظ ہوں۔(۷)

کسی خاص وصف میں ایک امر کے دوسرے امر میں شریک ہونے پر راہ نمائی کرنا۔(۸)

"الدلالة علی اشتراک شیئین وصف هو من أوصاف الشيء" (۹)

دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک یا ایک سے زیادہ صفت میں شرکت کو کلمات تشبیہ کے ذریعے بیان کرنا۔(۱۰)

تشبیہ کی تعریفات

نہایت مخفی امر کو واضح تر امر کے ساتھ روشنی میں لانا۔(۱۱)

اگر ایک امر اپنے معنی میں کسی دوسرے امر کے ساتھ شرکت رکھنے پر دلالت کرتا ہے تو اس کا نام تشبیہ ہے۔(۱۲)

هو الحاق بذی وصف فی وصفة (۱۳)

ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ ایک حیثیت سے یا مختلف حیثیات سے شریک ہونا / مشابہ ہونا۔(۱۴)

تکمل طور پر مشابہہ نہیں، کیونکہ وہ مکمل طور پر ہو گا تو اس کی مخصوص شکل ہو گی۔

مثلا زید کالأسد، العلم کالنور

کان أخلاقک فی لطفها (تیرے اخلاق لطافت ورقت میں)

ورقة فیها نسیم الصباح (نسیم صبح کی مانند ہیں)

أنت کاللیث فی الشجاعة (تو بہادری اور پیش قدمی میں شیر کی مانند ہے)

قدام والسیف فی قراع الخطوب (اور مصائب سے ٹکرانے میں تلوار جیسا ہے)

استعارہ، تشبیہ و تمثیل میں فرق

عموماً تشبیہ و تمثیل کو ایک معنی میں استعمال کیا جاتا ہے تاہم ان میں لغوی طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ امام راغب الاصفہانی مفردات القرآن میں اسی فرق کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

"ایک شے کی دوسری شے سے فقط ایک ہی معاملے میں شباہت تشبیہ کہلاتی ہے۔لیکن تمثیل/مثل عام ہے کہ اس میں ہر دو چیزوں کی مکمل مشابہت کا ہونا ضروری ہے۔" (۱۵)

مجدالدین فیروزآبادی نے لکھا ہے:

"جب مماثلت جوہر، شکل، سائز، کیفیت اور کمیت تمام جہات سے ہو تو اس کو مثل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات میں ہر قسم کی تشبیہ کی نفی کرنا تھی تو فرمایا:﴿لیس کمثله شیء﴾یعنی کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔

علامہ زمخشری کے مطابق تمثیل و تشبیہ ایک ہی ہے۔تاہم دیگر اہل بلاغت نے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔(۱۶)

علم بیان کی رو سے فرق

استعارہ، تشبیہ و تمثیل فن بلاغت کی مشہور اصطلاحات ہیں جو دنیا کی تمام زبانوں میں رائج ہیں تاہم کلام عرب میں ان اصطلاحات کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے کہ فصاحت وبلاغت، شعر وسخن عربوں کے لیے فطری ذوق کی حیثیت رکھتے ہیں۔عرب کلام میں مجاز، استعارہ، تشبیہ و تمثیل اور کنایہ میں بلیغ فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس عمدہ طریق پر ان کا استعمال کرتے ہیں کہ کلام وسعت وسہولت اور شیرینی کا ایسا عمدہ امتزاج پیش کرتا ہے کہ دوسرا کوئی کلام، زبان اس کے مقابل نہیں آ سکتا۔

استعارہ، تشبیہ و تمثیل میں درج ذیل فرق پایا جاتا ہے۔

تشبیہ: ایک شے کو دوسری شے کے ذریعے ادات تشبیہ کے ساتھ ملانا 'تشبیہ' ہے۔

تمثیل: وجہ شبہ کا انتزاع کئی امور سے ہو رہا ہو تو ایسی تشبیہ 'تمثیل' ہے۔

استعارہ: مجاز اور تشبیہ کے جفت سے استعارہ پیدا ہوتا ہے۔

مذکورہ تعریفات کو مدنظر رکھا جائے تو علم بیان کے حوالے سے استعارہ، تشبیہ وتمثیل کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔

استعارہ مجاز کی قسم ہے۔تشبیہ حقیقت ہے۔تشبیہ کی اپنے ارکان کے لحاظ سے کی گئی تقسیم میں سے ایک خاص قسم تمثیل ہے۔عزالدین نے المعیار میں ابن سنان نے ابو الحسن کے حوالے سے اس فرق کو بیان کیا ہے:

> ''تشبیہ مجاز نہیں ہے اس میں لفظ اپنے موضوع میں استعمال ہوتا ہے جب کہ استعارہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔''(۱۷)

تشبیہ وتمثیل میں ایک شے کو دوسری شے سے کسی ایک معاملے میں ملایا جاتا ہے جب کہ تمثیل میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے منتزع ہوتی ہے۔

زید کالأسد فی الجرأة

رأیت أسد فی الحمام

تشبیہ کا شعر: کان أخلاقک فی لطفها (تیرے اخلاق لطافت ورقت میں)

ورقة فیها نسیم الصباح (نسیم صبح کی مانند ہیں)

تمثیل کا شعر: کأن مثار النقع فوق رؤوسهم — وأسیافنا لیل تهاوی کواکبه

تمثیل میں ایک پورے واقعہ کی صورت میں تشبیہ پائی جاتی ہے۔قرآن مجید میں یہود کے حوالے سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا﴾ (۱۸)

ترجمہ: ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں لادے ہو۔

یہ تشبیہ احوال کے لحاظ سے مرکب ہے اور وہ حالات یہ ہیں کہ ایک حد درجہ مفید چیز سے باوجود اس کے کہ وہ اسے پاس رکھتے ہیں اس کو اٹھانے کا بوجھ برداشت کرتے ہیں، لیکن اس سے نفع نہیں اٹھاتے۔(۱۹)

کأن الهلال نون لجین — غرقت فی صحیفة زرقاء

یعنی گویا کہ چاند چاندی کا نون حرف ہے جو کہ نیلے ورق میں ڈوبا ہوا ہے۔

مجموعی حالت وہیئت: کسی سفید وچمک دار شے کا کسی نیلی شے کے اندر پایا جانا۔سے تشبیہ دی گئی ہے۔(۲۰)

﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ﴾ (۲۱)

ترجمہ: دنیا کی زندگی کا مال تو ایسا ہے جیسے آسمان سے ہم نے پانی برسایا۔

﴿ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ﴾ (۲۲)

ترجمہ: اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہے۔

﴿ أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ ...... كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ ﴾ (۲۳)

ترجمہ: ان کے اعمال جیسے سراب کے چٹیل میدان (وہ اعمال ایسے ہیں) جیسے گہرے سمندر کے اندر اندرونی اندھیرے۔

مولانا امین احسن اصلاحیؒ تمثیل اور تشبیہ میں فرق کو واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''تمثیل اگرچہ تشبیہ ہی کی نوعیت کی چیز ہے، لیکن تشبیہ اور تمثیل میں بڑا فرق ہے۔ایک عام تشبیہ میں اصل نگاہ مشبہ جس کو کسی چیز سے تشبیہ دی جائے اور مشبہ بہ جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے پر ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجزاء کو الگ الگ کر کے ایک دوسرے کے مقابل رکھ کر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں باہم کتنی مشابہت ہے اور مطابقت پائی جاتی ہے اور پھر اسی مطابقت و مشابہت کے لحاظ سے اس تشبیہ کا حسن و قبح متعین ہوتا ہے، لیکن تمثیل میں اجزا کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اس میں صورت واقعہ کو صورت واقعہ سے تشبیہ دی جاتی ہے، اگر ایک صورت حال میں پوری پوری مطابقت موجود ہے اور تمثیل صورت حال کی پوری نگاہوں کے سامنے پیش کر رہی ہے تو وہ تمثیل مکمل ہے اگرچہ تشبیہ کے وہ تمام ضوابط اس پر منطبق نہ ہو رہے ہوں جو ایک تشبیہ کے مکمل ہونے کے لیے اہل فن نے ضروری قرار دیئے ہیں۔'' (۲۴)

امام ابن جوزی نے استعارہ، تشبیہ میں درج ذیل فرق بیان کیے ہیں۔

تشبیہ میں مشبہ جس کو تشبیہ دی جائے، مشبہ بہ جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے دونوں کا ذکر ہوتا ہے جب کہ استعارہ میں ایک حذف ہوتا ہے، مثلاً زید أسد گویا اس میں مبالغہ ہوتا ہے۔

تشبیہ میں اداۃ تشبیہ ہوتے ہیں جب کہ استعارہ ان کا محتاج نہیں۔مثلاً:

لعبت به يدا الصبا

فلان له خلق كالصبا

استعارہ میں تشبیہ کی نسبت ایجاز ہوتا ہے۔

مثلاً زید أسد میں زید فی بسالة الأسد کی نسبت زیادہ ایجاز پایا جاتا ہے۔(۲۵)

استعارہ تشبیہ سے بلاغت میں بڑھ کر ہے اور یہی ان دونوں میں بنیادی فرق ہے۔

مولانا حنیف گنگوہی لکھتے ہیں:

"تشبیہ کی نسبت استعارہ کے ابلغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مشبہ میں مشبہ بہ کی طرح وجہ شبہ حدکمال کو پہنچ چکی ہے اور مشبہ بہ سے کسی طرح کم نہیں جب کہ تشبیہ میں مشبہ، وجہ شبہ کے اندر مشبہ بہ کی نسبت کم ہوتا ہے۔" (۲٦)

مثلاً اگر کہا جائے زید أسد زید شیر ہے اس سے مراد زید میں بہادری حد کمال کو پہنچ چکی ہے یعنی وہ بہت بہادر ہے جب کہ زید کالأسد میں معنی پایا جاتا ہے کہ زید بہادر ہے تاہم اس کی بہادری شیر کی نسبتاً کم ہے اور شیر بہادری میں اسد سے بڑھ کر ہے۔

تشبیہ میں دو اشیا کو آپس میں ملاتے ہوئے ان کے اجزا کو الگ الگ کیا جا سکتا ہے جب کہ تمثیل میں ایک شے کو دوسری شے سے منظم طریقے سے ملایا جاتا ہے۔ مثلاً:

زید کالأسد بأسا والبحر جودا والسیف مضاء والبدر بهاء لم یجب علیک أن تحفظ فی هذه التشبهات نظاما مخصوصا بل بدأت بالبدر وتشبیه به فی الحسن وأخرت تشبیه بالأسد فی الشجاعة. (۲۷)

تمثیل، تشبیہ کی ہی ایک قسم ہے اور تشبیہ مخصوص جزئیات کے ساتھ تمثیل کہلاتی ہے۔

ان التمثیل تشبیه إلا أنه تشبیه خاص، فکل تمثیل تشبیه ولیس کل تشبیه تمثیل. (۲۸)

استعارہ میں خاص مقصد کے تحت الفاظ اصلی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں یعنی حقیقت سے مجاز کا سفر کرتے ہیں جس سے کلام میں مبالغہ و اختصار پیدا ہوتا ہے، لیکن تشبیہ و تمثیل میں ایسا نہیں ہوتا۔

فی الاستعارة أن المستعیر یعمد إلی نقل اللفظ عن أصله فی اللغة إلی غیره ویجوز به مکانه الأصلی إلی مکان آخر لأجل الاغراض التی ذکرناه من التشبیه والمبالغة والاختصار. (۲۹)

اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید لفظی اور معنوی ہر دو اعتبار سے بے مثل اور لاجواب ہے اور ان ہی خوبیوں کی وجہ سے قرآن مجید کو شرقی فن بلاغت اور بطور خاص اسلامی ادب کا پس منظر قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی ادب میں فصاحت و بلاغت کے مباحث کا آغاز قرآن مجید کے دل نشین اسلوب کے زیر اثر ہوا۔ علم معانی، علم بیان اور علم بدیع ایسے علوم کے عناصر قرآن مجید میں بآسانی دیکھے جا سکتے ہیں۔

قرآن مجید سے امثلہ

- ﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي﴾ (۳۰)

اس آیت میں تشبیہ تمثیلی ہے کہ اس جملہ میں منافق کو تشبیہ دی گئی ہے۔آگ جلانے والے کے ساتھ کہ جس طرح آگ جلانے والے نے آگ جلائی اور راستہ کی تمام خطرناک چیزوں سے محفوظ ہو گیا، اسی طرح یہ منافقین بھی ایمان کا اظہار کر کے قتل جزیہ وغیرہ سے بے غم ہو گئے، پھر جب اس آگ جلانے والے کی آگ بجھی تو اس کو تمام خطرناک چیزوں کا غم ہو گیا، اسی طرح یہ منافقین بھی مرنے کے بعد خوف اور عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔(۴۱)

- ﴿صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ﴾ (۴۲)

اس میں تشبیہ بلیغ ہے کہ یہاں حرفِ تشبیہ اور وجہ تشبیہ دونوں محذوف ہیں معنی یہ ہوگا کہ منافقین ان حواس سے استفادہ نہ کرنے میں بہرے گونگے اور اندھے کی طرح ہیں۔اصل میں تھاھم **کالصم وکالعمی وکالبکم** پہلے میں تشبیہ ہے،عدم سماع الحق دوسرے میں وجہ تشبیہ ہےعدم نطق بالحق اور تیسرے میں وجہ تشبیہ ہےعدم الانتفاع بنور القرآن

- ﴿اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (۴۳)

اس میں تشبیہ تمثیلی مفرد ہے کہ یہاں آٹھ وجوہ سے تشبیہ ہے:

- قرآن مجید کے نزول کو صیب یعنی بارش کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے،جس طرح بارش اوپر سے آتی ہے اور مردہ زمین کو زندہ کرتی ہے اسی طرح قرآن مجید اوپر سے آیا ہے اور مردہ دلوں کو آباد کرتا ہے۔
- قرآن مجید میں کفر کا ذکر ہے اس کو تشبیہ دی گئی ہے ظلمت کے ساتھ کہ جس طرح بارش کے اندر اندھیرے ہوتے ہیں اسی طرح قرآن مجید کے اندر کفر اور باطل کی تردید ہے۔
- قرآن مجید میں کفر پر وعید ہے اس کو تشبیہ دی گئی ہے 'رعد' کے ساتھ کہ جس طرح بارش میں صواعق ہوتے ہیں اسی طرح قرآن مجید میں بھی کفار پر وعیدیں ہیں۔
- قرآن مجید میں حق کے واضح دلائل ہیں اس کو تشبیہ دی گئی ہے برق کے ساتھ کہ جس طرح بارش میں بجلی کی چمک ہوتی ہے اسی طرح قرآن مجید میں بجلی کی چمک کی طرح واضح دلائل ہیں۔
- قرآن مجید میں منافق کے کان بند کرنے کو تشبیہ دی گئی ہے یجعلون أصابعھم کے ساتھ کہ جس طرح بادل کے خطرے کی وجہ سے کانوں میں انگلیاں دیتے ہیں کہ کڑک کی آواز سے بچ جائیں اسی طرح منافق اپنے کانوں کو بند کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے سننے سے ایمان کی طرف مائل نہ ہو جائیں، کیونکہ منافقین کے نزدیک کفر چھوڑ کر اسلام میں آنا موت کے مترادف ہے۔
- قرآن مجید میں دل کو ہلا دینے والے دلائل کو تشبیہ دی گئی ہے۔﴿يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ﴾ کے ساتھ کہ جس طرح بارش میں چلنے والے کو رعد و برق کا خطرہ ہوتا ہے اسی طرح وہ خائف ہوتے ہیں کہ کہیں ہم قرآن سن کر حقیقی مسلمان نہ ہو جائیں۔

- قرآن مجید میں منافقین کی محبوب چیز کی تصدیق کرنے کو تشبیہ دی گئی ہے ﴿كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ﴾ کے ساتھ کہ جس طرح بارش اور رات میں چلنے والے جب بجلی کی چمک اور روشنی ہوتی ہے تو چل پڑتے ہیں اسی طرح منافقین بھی جب ظاہری فوائد دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ دین اچھا ہے۔

- قرآن مجید میں منافقین کے مکروہ چیز کو دیکھ کر ناگواری کو تشبیہ دی گئی ہے۔ ﴿وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا﴾ کے ساتھ کہ جس طرح بارش اور اندھیرے میں بجلی کی چمک ختم ہونے سے آدمی کھڑا ہو جاتا ہے اسی طرح منافقین بھی جب مرضی کے خلاف کوئی چیز دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ دین اچھا نہیں۔(۳۴)

- ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ﴾ (۳۵)

اس میں مجاز مرسل ہے وہ اس طرح کہ قلوب مشبہ ہے اور الحجارۃ مشبہ بہ ہے 'کَ' حرف تشبیہ ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾ (۳۶)

اس میں تشبیہ مرسل مفصل ہے۔رسول اللہ ﷺ کی معرفت کو تشبیہ دی گئی ہے اپنے بیٹوں کی معرفت کے ساتھ۔اس آیت میں مشبہ، مشبہ بہ، حرف تشبیہ، وجہ تشبیہ سب مذکور ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اہل کتاب حضرت محمد ﷺ کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے صلبی بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں: اپنے بیٹوں کی معرفت سے بھی حضرت محمد ﷺ کی معرفت ضروری ہے۔(۳۷)

- ﴿كَحُبِّ اللّٰهِ﴾ (۳۸)

میں بھی تشبیہ مرسل مجمل ہے کہ مشبہ، مشبہ بہ اور حروف تشبیہ مذکور ہے لیکن وجہ تشبیہ معروف ہے۔

- ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (۳۹)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مشبہ، مشبہ بہ موجود ہے۔مرسل اس لیے کہ کلمہ تشبیہ مذکور ہے مجمل اس لیے کہ وجہ تشبیہ مذکور نہیں۔کفار کو تشبیہ دی گئی ہے جانوروں کے ساتھ جو داعی کی آواز سنتے ہیں، لیکن مراد کو سمجھتے نہیں اسی طرح کفار داعی کی بات کو سنتے ہیں، لیکن کلام کو سمجھتے نہیں۔

- ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (۴۰)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے کہ یہاں نفس فرضیت میں تشبیہ ہے نہ کہ کیفیت میں یہ وضاحت مذکور نہ ہونے کی وجہ سے مجمل ہے۔(۴۱)

- ﴿عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾ (۴۲)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ بلیغ ہے کہ جنت کی وسعت کو تشبیہ دی گئی ہے آسمانوں اور زمینوں کی وسعت کے ساتھ حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ کو ذکر نہیں کیا گیا۔

- ﴿يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (۴۳)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ مرسل مجمل ہے وہ اس طرح کہ خشیۃ مصدر مضاف ہے اپنے مفعول کی طرف اور فاعل محذوف ہے اور لفظ اللہ مضاف الیہ ہے مضاف محذوف ہے ملفظ عذاب ان لوگوں کی خشیت کو تشبیہ دی گئی ہے اہل اللہ کی خشیت کے ساتھ۔ (۴۴)

- ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ (۴۵)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ ضمنی ہے اور تعلق بالمحال ہے کہ جس طرح اونٹ کا سوئی کے سوراخ میں داخل ہونا محال ہے اسی طرح کفار کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔

- ﴿فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ﴾ (۴۶)

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے اس آدمی کی بری حالت کو تشبیہ دی گئی ہے احسن واسفل الحیوانات یعنی کلب کی حالت کے ساتھ کہ جس طرح کتے کو اپنے سانس کی آمدورفت میں زبان نکال کر زور لگانا اور محنت کرنا پڑتی ہے چاہے وہ راحت میں ہو یا تھکاوٹ میں۔

- ﴿أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ﴾ (۴۷)

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے اور مثل کلمۃ کے اندر تشبیہ مرسل مجمل ہے کہ وجہ تشبیہ مذکور نہیں۔

- ﴿حَصِيْدًا خَامِدِيْنَ﴾ (۴۸)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ بلیغ ہے اس میں ہلاک ہونے والوں کو تشبیہ دی گئی ہے، کٹی ہوئی کھیتی کے ساتھ اور بجھی ہوئی آگ کے ساتھ ہم مشبہ ہے، کھیتی اور آگ مشبہ بہ ہے ختم ہونا وجہ تشبیہ ہے اور کاف حرف تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (۴۹)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ مرسل متصل ہے، کیونکہ مشبہ، مشبہ بہ اور حروف تشبیہ مذکور ہے۔ طــی اسماء مشبہ ہے۔ طی السجل مشبہ بہ۔ کاف حرف تشبیہ ہے اور وسعت کا ختم ہونا وجہ تشبیہ ہے۔ (۵۰)

- ﴿ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ﴾ (۵۱)

اس آیت مبارکہ میں تشبیہ تمثیلی ہے۔ اللہ تعالی کا نور ہدایت جو مومن کے دل میں آتا ہے یہ اس کی عجیب وغریب مثال ہے۔ وہ اس طرح کہ مومن کا سینہ ایک طاق کی مانند ہے۔ اس میں اس کا دل ایک قندیل کی مثل ہے جس میں انتہائی شفاف روغن زیتون فطری نور ہدایت کے مثل جو مومن کی فطرت میں ودیعت رکھا گیا ہے۔ پھر جس طرح روغن زیتون آگ کے شعلہ سے روشن ہو کر دوسروں کو روشن کرنے لگتا ہے، اسی طرح فطری نور ہدایت جو قلب مومن میں رکھا گیا ہے جب وحی الہی اور علم الہی کے ساتھ ملتا ہے تو روشن ہو کر پوری دنیا کو روشن کرنے لگتا ہے۔ (۵۲)

- ﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا﴾ (۵۳)

یہ محسنات معنویہ میں سے ہے اور تشبیہ بلیغ ہے ان کے عمل کو تشبیہ دی گئی ہے اڑتے ہوئے غبار کے ساتھ تو عمل ہے مشبہ اور غبار ہے مشبہ بہ۔ حقارت ہے وجہ تشبیہ اور کاف حرف تشبیہ ہے۔ قدمنا اور ھباء منثورا کے الفاظ بطور استعارہ استعمال کیے گئے ہیں جو کلام کی بلاغت وایجاز پر دلیل ہیں۔ منثور سے مراد پراگندہ بکھرا ہوا۔ کافروں کے اعمال بھی قیامت کے دن ذروں کی طرح بے حیثیت ہوں گے۔ کافروں کے اچھے اعمال آخرت میں ناکارہ ثابت ہوں گے ان کی کوئی حقیقت نہ ہو گی۔ عدم افادیت کو ہباء سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (۵۴)

- ﴿جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاساً﴾ اس میں بھی تشبیہ بلیغ ہے، لیل مشبہ ہے اور لباس مشبہ بہ استار وجہ تشبیہ ہے اور کاف حرف تشبیہ۔

- ﴿كَأَنَّهَا جَانٌّ﴾ (۵۵)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، کیونکہ حرف تشبیہ مذکور ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا﴾ (۵۶)

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بتوں کی عبادت کرنے میں تشبیہ دی ہے، مکڑی کے جالا بنانے کے ساتھ اور وجہ تشبیہ عجز وضعف ہے۔

- ﴿وَ مَا هٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ﴾ (۵۷)

اس میں تشبیہ بلیغ ہے، کیونکہ حیات دنیا کو تشبیہ دی گئی ہے لہو اور لعب کے ساتھ وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ دونوں محذوف ہیں۔

- ﴿وَ أَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ﴾ (۵۸)

اس میں تشبیہ بلیغ ہے کہ ازواج مطہرات کو تشبیہ دی گئی ہے امہات کے ساتھ وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ دونوں محذوف ہیں۔ تقدیر عبارت اس طرح ہو گی:

و أزواجه مثل أمهاتهم في وجوب الاحترام والتكريم

یعنی احترام وتکریم میں ان سے نکاح نہ کرنے میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کی مائیں بھی ہیں۔

- ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيْرًا ○ وَ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (۵۹)

اس میں تشبیہ بلیغ ہے۔ حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ دونوں محذوف ہیں۔ تقدیر عبارت اس طرح ہو گی: أنت يا محمد كالسراج في الهداية جس طرح عرب کا محاورہ ہے: علي أسد محمد قمر (۶۰)

جس طرح چراغ سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں اسی طرح آپ کے ذریعے سے کفر وشرک اور بدعات وخرافات کی تاریکیاں دور ہوئیں اور یہ چراغ قیامت تک روشن ہے۔

- ﴿وجفانٍ كالجواب﴾ (٦١)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، کیونکہ حرف تشبیہ مذکور ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ﴾ (٦٢)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے وہ اس طرح کہ قمر کو تشبیہ دی گئی ہے عرجون قدیم کے ساتھ۔قمر مشبہ ہے، عرجون قدیم مشبہ بہ ہے'ک' حرف تشبیہ ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے اور وہ مرکب ہے تین چیزوں سے: رقت، انحناء، صفرۃ۔

- ﴿أَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا﴾ (٦٣)

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے وہ اس طرح کہ غیبت کرنے والے کو تشبیہ دی گئی ہے اس آدمی کے ساتھ جو کسی مردہ کا گوشت کھائے اور اس تشبیہ کا مقصد غیبت کی قباحت کو واضح کرنا ہے۔

- ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (٦٤)

اس میں تشبیہ بلیغ ہے۔یہاں حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ دونوں محذوف ہیں۔تقدیر عبارت اس طرح ہوگی۔

المؤمنون إخوة في وجوب التراحم والتناصر

- ﴿كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ﴾ (٦٥)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، کیونکہ احیاء موتی یعنی بعث بعد الموت کو تشبیہ دی گئی ہے زمین کے اخراج نبات کے ساتھ یعنی جس طرح بارش سے مردہ زمین کو زندہ اور شاداب کر دیتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن ہم قبروں سے انسانوں کو زندہ کر کے نکال لیں گے۔

- ﴿وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ﴾ (٦٦)

اور ان کے اردگرد وہ ان کے نوعمر غلام چل پھر رہے ہوں گے گویا کہ وہ موتی تھے جو ڈھکے رکھے تھے۔

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، کیونکہ غلام مشبہ ہیں اور لؤلؤ مکنون مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ﴾ (٦٧)

ترجمہ: جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر پٹختی تھی گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، قوم عاد کی ہلاکت اور بچھاڑنے کو تشبیہ دی گئی ہے گری ہوئی کھجوروں کے تنوں کے ساتھ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے۔

- ﴿فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ﴾ (٦٨)

ترجمہ: پس جب آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے گا جیسے کہ سرخ چمڑہ۔

اس میں تشبیہ بلیغ ہے ۔انشقاق السماء کو تشبیہ دی گئی ہے وردۃ کے ساتھ وجہ تشبیہ اور حرف تشبیہ دونوں محذوف ہیں ۔

- ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِه صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (۶۹)

اس میں تشبیہ مرسل ہے کہ مجاہدین کو جہادی صفوں کے اعتبار سے تشبیہ دی گئی ہے بنیان مرصوص کے ساتھ ۔(۷۰)

- ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ﴾ (۷۱)

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے کہ حاملین تورات کو تشبیہ دی گئی ہے اس گدھے کے ساتھ جس پر کتابیں رکھی گئی ہوں جس طرح اس نے کتابوں کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے اس کو سوائے مشقت کے کچھ حاصل نہیں اسی طرح ان لوگوں کا عمل جب تو راۃ کے مطابق نہیں تو ان کو بھی سوائے مشقت کے کچھ حاصل نہیں ۔(۷۲)

- ﴿أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ﴾ (۷۳)

ترجمہ: کیا ہم مسلمانوں کو گناہ گاروں کی طرح کردیں گے ۔

اس میں عکس تشبیہ ہے اس میں اصل مجرمین مشبہ ہے المسلمین مشبہ بہ ہے ۔اجر وثواب وجہ تشبیہ ہے ۔پھر عکس تشبیہ کر کے مشبہ بہ کو مشبہ بنادیا اور مشبہ کو مشبہ بہ عکس تشبیہ سے مقصود مبالغہ ہے ۔مشرکین مکہ کہتے تھے کہ اگر قیامت ہوئی تو وہاں بھی ہم مسلمانوں سے بہتر ہی ہوں گے جیسے دنیا میں ہم مسلمانوں سے زیادہ آسودہ حال ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم مسلمانوں اپنے فرماں برداروں کو کفار کی طرح کردیں ۔

- ﴿كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ﴾ (۷۴) ترجمہ: گویا کہ وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں ۔

اس میں تشبیہ تمثیلی ہے کہ کفار کے قرآن سے اعراض کرنے کی شدت کو تشبیہ دی گئی ہے ۔

- ﴿إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ﴾ (۷۵)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے، کیونکہ وجہ تشبیہ محذوف ہے کہ أنہ جمالات صفر کے اندر تشبیہ مرسل مفصل ہے ۔

- ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۷۶)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے ۔

- ﴿يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ○ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾ (۷۷)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے ۔الناس کو تشبیہ دی گئی ہے فراش کے ساتھ اور کاف حرف تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ محذوف ہے ۔

- ﴿فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ﴾ (۷۸)

اس میں تشبیہ مرسل مجمل ہے۔اصحاب الفیل مشبہ ہے ۔عصف مأ کول مشبہ بہ ۔کاف حرف تشبیہ اور وجہ تشبیہ محذوف ہے ۔(۷۹)

خلاصہ بحث

دنیا میں جتنے کلام موجود ہیں ان میں سے اثر انگیزی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا کلام سب سے اوپر ہے ۔

ألا إن أحسن الكلام كلام الله

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت اور مضامین کی وسعت کو قیامت تک کے لوگوں کے لیے معجزہ اور ضابطہ قانون قرار دیتے ہوئے تمثیل، تشبیہ، مجاز واستعارات کے لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے ۔ہم نتیجہ کے طور پر یہ کہہ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تشبیہ کے انداز میں انسان کی عملی زندگی کی رہنمائی فرمائی ہے، کیونکہ قرآن مجید کے نزول کا مقصد ہی انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرتے ہوئے دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی دلانا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) الاسراء،۸۸

(۲) القاسمی عبدالاحد، میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب کراچی،۱۹۹۴ء،ص ۱۵۴

(۳) القصص:۳۴

(۴) فراہی حمید الدین،جمہرۃ البلاغۃ ،الدائرۃ الحمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح،سرائے میر اعظم گڑھ،۱۳۲۶ء،ص ۲۱۰

(۵) البقرۃ:۲۲۳

(۶) الذاریات:۱۴

(۷) التفتازانی ،سعدالدین،تسہیل البلاغۃ،موسسۃ الرسالۃ،الطبعۃ الاولی ،بیروت،۱۴۰۵ھ،ص ۳۶

(۸) التفتازانی ،سعدالدین،شرح مختصر المعانی ،المیزان،لاہور،طبعہ اولی،۱۹۷۶ء،ص ۳۱۴

(۹) الجرجانی ،عبدالقاہر،البرہان فی علوم القرآن، مکتبہ المعارف الریاض،سعودی عرب، ۱۹۹۶ء،ص ۱۱

(۱۰) الجرجانی ،عبدالقاہر،البلاغۃ الواضحۃ ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت،الطبعۃ الاولی،۱۴۰۳ھ ۱۹۷۹ء،ص ۲۰

(۱۱) سیوطی،جلال الدین، علامہ، الاتقان فی علوم القرآن، مکتبہ المعارف الریاض،سعودی عرب، ۱۹۹۶ء،ص ۱۱۰

(۱۲) السکاکی یوسف ابن ابی بکر،مفتاح العلوم، دارالکتب العلمیۃ بیروت،۱۹۹۷ء،ص ۲۱۲

(۱۳) الزرکشی، عبدالعظیم، المعجم المفصل، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۲۰۰۰ء، ص ۳۲۴

(۱۴) ایضا

(۱۵) الاصفہانی، راغب، امام، المفردات القرآن فی غرائب القرآن، مکتبہ علمیہ، لاہور، ۱۳۸۱ھ، ص ۱۱۴

(۱۶) الزمخشری محمود بن عمر تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الأ قاویل فی وجوہ التاویل، دار الکتاب العربی، بیروت، ص ۲۱۱

(۱۷) الخفاجی، السنان محمد بن عبداللہ، سر الفصاحۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۹

(۱۸) الجمعۃ: ۵

(۱۹) احمد الہاشمی، جواہر البلاغۃ فی المعانی والبیان والبدیع، دار الثقافۃ العربیۃ، دمشق، ۱۴۱۱ھ، ص ۲۵۶

(۲۰) تسہیل البلاغۃ، دار الثقافۃ العربیۃ، دمشق، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ، ص ۳۶

(۲۱) یونس: ۲۴

(۲۲) النور: ۳۵

(۲۳) النور: ۳۹

(۲۴) اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، تاج کمپنی، دہلی، ۱۹۸۹ء، ۱/۱۲۹

(۲۵) البلاغۃ الواضحۃ، ص ۲۱۰

(۲۶) احمد بن محمود، علامہ، نیل الامانی اردو شرح مختصر المعانی، مکتبہ امدادیہ، ملتان ۱۹۷۶ء، ص ۳۵۳

(۲۷) الجرجانی عبدالقاہر، اسرار البلاغۃ فی علم البیان، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۹۷۸ء، ص ۷۸

(۲۸) اسرار البلاغۃ، ص ۲۰۸

(۲۹) اسرار البلاغۃ، ص ۲۰۹

(۳۰) البقرۃ: ۱۷

(۳۱) الشوکانی محمد بن علی، فتح القدیر الجامع بین فنی الروایۃ والدرایۃ من علم التفسیر، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۹۹۸ء، ص ۱/۲۱۳

(۳۲) البقرۃ: ۱۸

(۳۳) البقرہ: ۱۹

(۳۴) پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، بیان القرآن المسمی تفسیر مظہری: ۱/۲۱۰، دار الاشاعت، کراچی، ۱۹۹۹ء، الکشاف: ۱/۲۰۲

(۳۵) البقرۃ: ۷۴

(۳۶) البقرۃ: ۱۴۶

(۳۷) البغوی، الحسن بن مسعود ابی محمد ۵۱۶ھ، تفسیر البغوی معالم التنزیل، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۹۹۳ء، ۲/۲۱۳

(۳۸) البقرۃ: ۱۶۵

(۳۹) البقرۃ: ۱۷۱

(۴۰) البقرۃ: ۱۸۳

(۴۱) البغوی، معالم التنزیل: ۲/۲۱۴

(۴۲) آل عمران: ۱۳۳

(۴۳) النساء: ۷۷

(۴۴) تفسیر مظہری:۳/ ۱۱۷

(۴۵) الاعراف:۴۰

(۴۶) الاعراف:۱۷۶

(۴۷) ابراہیم:۱۸

(۴۸) الانبیاء:۱۵

(۴۹) الانبیاء:۱۰۴

(۵۰) ابو حیان، البحر المحیط فی التفسیر، دار الفکر بیروت،۱۹۹۲ء:۳/ ۲۱۰

(۵۱) النور:۳۵

(۵۲) تفسیر مظہری:۴/ ۱۲۹

(۵۳) الفرقان:۲۳

(۵۴) تفسیر مظہری:۸/ ۲۹۵، الطبری:۸/ ۱۹

(۵۵) القصص:۳۱

(۵۶) العنکبوت:۴۱

(۵۷) العنکبوت:۶۴

(۵۸) الاحزاب:۶

(۵۹) الاحزاب:۵۴،۴۶

(۶۰) دروس البلاغۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولی،۱۴۰۳ھ ص ۱۶۹

(۶۱) السبا:۱۳

(۶۲) یٰس:۳۹

(۶۳) الحجرات:۱۲

(۶۴) الحجرات:۱۰

(۶۵) قٓ:۱۱

(۶۶) الطور:۲۴

(۶۷) القمر:۲۰

(۶۸) الرحمٰن:۳۷

(۶۹) الصف:۴

(۷۰) تفسیر البغوی:۶/ ۱۲۳

(۷۱) الجمعۃ:۵

(۷۲) تفسیر البغوی:۶/ ۱۲۳

(۷۳) القلم:۳۵

(۷۴) المدثر:۵۰

(۷۵) المرسلات:۳۲

(۷۶) النازعات:۴۶

(۷۷) القارعۃ:۴،۵

(۷۸) الفیل:۵

(۷۹) حقانی عبدالحق، فتح المنان مشہور تفسیر حقانی، الفیصل ناشران وکتب لاہور ۲۰۰۹ء، ۶/ ۳۱